السنۃ والحدیث

عزیز زبیدی۔ واربرٹن

کام بد اور توقعات نیک

۱۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ (ترمذی)

کام بھونڈے امیدیں نیک ۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

دانا وہ ہے جس نے اپنے نفس کو (خدا کا) غلام بنایا اور آخرت کے لیے عمل کیے اور احمق وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اپنے نفس کی (بے لگام) خواہش کے پیچھے ڈال دیا اور غلام بنا دیا اور خدا تعالیٰ سے نیک امیدیں رکھیں۔

غور فرمائیے! یہ کس قدر گھٹیا ذہن ہے کہ: خدا کی نافرمانیوں کے باوجود، خدا سے یہ توقع کرنا کہ وہ وہاں بھی مجھ سے میری حسب خواہش معاملہ کرے گا، حالانکہ حضور کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ سب سے زیادہ غیور ہے بدعملی اور پھر یہ بے خوفی؟ بہت بڑی نادانی ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ نیک کام کرو بھی اور ڈرو بھی۔

اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ (رواہ الشافعی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ (سورۂ مومنون ع۴)

اور جو لوگ دیتے ہیں، جو دیتے ہیں اور ان کے دل کانپتے ہیں۔

کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوریاں کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اے صدیق کی بیٹی! یہ بات نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے اور صدقہ خیرات کرتے ہیں اور اس بات سے ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں وہ رد نہ ہو جائیں۔

قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھذہ الایۃ: وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (مومنون ع ۴) اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ (ترمذی)

الغرض! نیک عملی کے باوجود خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ خدا جانے وہاں قبول ہو یا نہ؛ چہ جائیکہ کام بد کیے جائیں اور بے خوف ہو کر الٹا خدا سے نیک توقعات بھی قائم کی جائیں۔

۲- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ لَعَلِّیْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ (مسلم)

وہ میں ہی ہوں گا جو بچ جائے گا۔ فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جب سونے چاندی کے پہاڑ فرات سے نمودار ہوں گے، جس پر لوگوں میں باہم لڑائی ہوگی تو ان میں سے ننانوے فی صد قتل ہو جائیں گے اور ہر ایک یہی دل میں فرض کرے گا کہ وہ میں ہی ہوں گا جو بچ جائے گا۔

یہ وہ خوش فہمی ہے جس کی بنا پر جھگڑا اور لالچ طول پکڑتا اور ہولناک نتائج پر منتج ہوتا ہے۔ جو بھی شخص آستین چڑھا کر لڑنے کو میدان میں آتر پڑتے ہیں ان میں سے ہر ایک یہی تصور کرتا ہے کہ اس کا مخالف ہی تباہ ہوگا مگر حال سب کا بالآخر ایک سا ہوتا ہے۔

۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَهْلُ نَجْرَانَ مِنَ النَّصَارٰی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُمْ اَحْبَارُ يَهُوْدَ فَتَنَازَعُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ حَرْمَلَةَ: مَا اَنْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَكَفَرَ بِعِيْسٰی وَبِالْاِنْجِيْلِ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْرَانَ مِنَ النَّصَارٰی لِلْيَهُوْدِ: مَا اَنْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَجَحَدَ نُبُوَّةَ مُوْسٰی وَكَفَرَ بِالتَّوْرَاةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا (وقالت الیھود لیست النصاری علی شیء الایۃ (رواہ محمد بن اسحاق - ابن کثیر)

تم کچھ نہیں - حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے عیسائی حضور کی خدمت میں آئے (یہ دیکھ کر) یہودی علماء (بھی) ان کے پاس آگئے اور آکر حضور کی موجودگی میں باہم جھگڑے، چنانچہ رافع بن حرملہ (یہودی) نے (عیسائیوں سے) کہا کہ: تم کچھ بھی نہیں، پھر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا (پھر) نجران کے ایک عیسائی نے (جواباً) یہود سے کہا کہ: تم (بھی) کچھ

نہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور تورات کا انکار کیا، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ وَقَالَتِ الْیَهُودُ الآیۃ

بنیادی حیثیت اس دین کی ہوتی ہے جس پر لوگ ایمان لاتے ہیں، لبعد میں جو ذیلی حلقے بن جاتے ہیں وہ دین نہیں ہوتے صرف ایک اسلوب مطالعہ اور امورِ دین کے سلسلہ میں ایک مخلصانہ زاویۂ نگاہ کی بات ہوتی ہے، لیکن جب ذیلی حلقوں کے مدعی اپنے اپنے زاویۂ نگاہ پر اصرار شروع کر دیتے ہیں تو اس وقت ان کی عصبیت اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ اختلاف رائے کا برداشت کرنا ان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر خود اس دین کے بارے میں جس پر ان کا ایمان ہوتا ہے ان کے احساسات میں وہ حرارت باقی نہیں ہوتی، جو ایک ذیلی اور نجی حلقے کی حیثیت سے اپنے پرائیویٹ حلقے کے بارے میں وہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے عموماً دیکھا ہو گا کہ جو لوگ اسلامی احکام کی دھجیاں بکھیرتے ہیں قرآن وسنت کے احکام کی خلاف ورزی کرنے میں حد درجہ کے بیدرد واقع ہوتے ہیں، اسلامی اعمال اور اخلاق کا عملاً یا قولاً مذاق اڑاتے ہیں۔ فرقہ دارانہ ذہنیت رکھنے والے لوگ ان کو کچھ بھی نہیں کہتے، نہ ان سے علیک سلیک میں کوئی فرق آتا ہے، رشتے ناطے ہوں یا ایک دوسرے کی تقریبات میں شمولیت کا معاملہ ہو، سب کچھ گوارا کر لیتے ہیں، کوئی سود خوار ہو تو کوئی پرواہ نہیں۔ کوئی بلانوش ہو تو کوئی بات نہیں، کوئی ظالم ہے تو کچھ حرج نہیں۔ کوئی بدزبان ہے تو سب خیر ہے۔ ڈاڑھی منڈواتا ہے تو کچھ نہیں بگڑتا۔ مغربی تہذیب پر جان چھڑکتا ہے تو سب خیر ہے — یہ باتیں صرف اس لیے پیدا ہو گئی ہیں کہ انھوں نے نجی زاویۂ نگاہ اور حلقوں کو دین تصور کر لیا ہے اور جو دین تھا اس کو ایک "پرائیویٹ" ضرورت تصور کر لیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

بہرحال ہمارا سرکاری اور بنیادی دین، دین اسلام ہے، اس کے تحت جو مختلف مکاتیب پیدا ہو گئے ہیں ان کی حیثیت نجی اور پرائیویٹ کی ہے، پہلے پر اصرار اور تعصب عین دین ہے دوسرے کا معاملہ یہ نہیں ہے، اپنی پرائیویٹ فکر، نجی زاویۂ نگاہ اور اس کی تخلیقات، دوسرے کے سامنے آپ پیش تو کر سکتے ہیں کہ یہ بات مجھے یوں صحیح معلوم ہوتی ہے، لیکن ان پر اصرار اور ایسا تعصب کہ دوسروں کے بال نوچنے تک نوبت آئے، جائز نہیں ہے — اگر کوئی طبقہ اس پر اصرار کرتا ہے تو ہمارے نزدیک وہ یہودی مکتب فکر کی صدائے بازگشت ہے یا عیسائیوں کی لن ترانیاں مسلمانی نہیں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا تھا کہ:

تم (آخر) پہلی امتوں کی راہ پر ہو لو گے، اگر وہ کسی تنگ سوراخ میں جا گھسیں گے تو تم بھی اس میں ان کے پیچھے ہو لو گے۔ فرمایا:

لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذرا عابذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموھم قیل یارسول اللہ الیھود والنصاریٰ؟ قال فمن؟ (بخاری مسلم۔ عن ابی سعیدؓ)

فرقہ بندی کے سلسلے کی خوش فہمیوں نے بڑا گھپلا ڈالا ہے، ان کی وجہ سے اسلام جیسی حقیقت کبریٰ پرائیویٹ شے بن کر رہ گئی ہے اور جو پرائیویٹ حلقے ہیں وہ سرکاری اور بنیادی دین بن گئے ہیں، اس لیے اسلام اور اسلامی اعمال کے سلسلے میں احساسات خاصے سرد اور پرائیویٹ مدرسۂ فکر کے بارے میں خاصے گرم پائے جاتے ہیں اور یہ وہ فتنہ ہے جو فرقہ بندی کی سنگینی کے لیے بہت بڑا گواہ اور عادل شاہد ہے۔

راسخ عرفانی

گلہائے عقیدت

جس نے نبیؐ سے پیار کیا قلب و جاں کے ساتھ
بخشا فروغ حق نے اسے عز و شاں کے ساتھ

نا چیز ہوں اگرچہ تفاخر ہے بخت پر
نسبت ہے مجھ کو خاتم پیغمبراں کے ساتھ

چومے تھے اس نے پائے مقدس حضورؐ کے
الفت ہے اس بنا پہ مجھے کہکشاں کے ساتھ

اے رشکِ نعتِ حضرتِ حسانؓ مرحبا
روشن ہر ایک شعر ہے حسنِ بیاں کے ساتھ

وہ زائرینِ شہرِ مدینہ کے جمگھٹے
میں بھی غبار بن کے رہا کارواں کے ساتھ

راسخ یہی ہے بابِ حرم پر مری دعا
اٹھوں میں روزِ حشر شہِ دو جہاں کے ساتھ